پاکستان فشر پیپلز یونٹی

تنظیم کے قیام کا پس منظر:

ماہی گیر صدیوں سے ابراہیم حیدری و دیگر ساحل علاقوں میں رہتے آئے ہیں ہماری ماہی گیر بستیاں بنیادی سماجی مسائل کا شکار رہیں ہیں۔ جس میں تعلیم عام کرنا اور دیگر علاقائی مسائل کے حل کیلئے کاوشیں ہیں۔ جن میں پانی کا حصول۔ ماہی گیروں کی مارکیٹنگ میں معاونت اور معلومات کی فراہمی جیسے مسائل کے طرف توجہ دی گئی ہم نے 1989ء ابراہیم حیدری میں ساڑین سست نامی سماجی تنظیم بنائی اور پاکستان فشر فوک کے ساتھ بھی کام کیا کام میں بہتری لانے کیلئے ہم نے پاکستان فشر پیپلز یونٹی 18 مئی 2006 کو بنائی گئی تا کہ پوری توجہ کے ساتھ ان مسائل پر کام کیا جا سکے۔ اس کے بعد ہم نے مندرجہ ذیل مسائل کے حل کیلئے اقدامات کئے۔

سرگرمیاں

تعلیم:

میں خودان پڑھ تھی۔ پہلے میں نے میٹرک کیا اس کے بعد میں نے رضا کارانہ پڑھانا شروع کر دیا ہمارے زیرنگرانی 1992ء میں 32 سینٹرز میں رضا کارانہ طور پر اسکول کو تعلیم دی جا رہی تھی اسوقت ہماری تنظیم سا ڑین ست تھی۔ 1996ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں ہمارے گوٹھ میں سندھی میڈیم ہائیر سیکنڈری اسکول اور دو کالجز بوائز اور گرلز علیحدہ علیحدہ تعمیر کیئے گئے جس سے آبادی میں معیار تعلیم بہتر ہوا۔ تعلیم کی اہمیت کے بارے میں خصوصاً والدہ میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لیے ٹیبلو خاکوں کے ذریعے پروگرام کیا گیا۔ جس سے اسکولوں میں بچوں کی حاضری بڑھی جہالت کے خاتمہ کی مہم چلائی اور بچوں کی داخلہ مہم کے لیے ایک ریلی بھی نکالی گئی۔ ہماری تنظیم کے تعاون سے میٹرک کے طالب علموں کو انگلش لینگوئج کا کورس بھی کروایا جاتا ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں

تصاویر

صحت:

سندھ گورنمنٹ ہسپتال ابراہیم حیدری میں مریضوں کو درست انداز میں طبی امداد نہیں دی جاتی تھیں۔ ڈاکٹر حاضری لگا کر گھروں کو چلے جاتے تھے۔ دیگر عملہ من مانی کرتا تھا ٹاؤن ناظم بن قاسم جان عالم جاموٹ اور سابق MPA محمود عالم جاموٹ کی توجہ اس جانب دلائی۔ نیز محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا گیا تو ہسپتال میں طبی خدمات فراہم کرنے ساتھ ڈاکٹرز بھی دستیاب تھے پولیو ڈے کی مہم میں تعاون کرنا حاملہ عورتوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانا۔ نیز کسی کے سمندری کشتی میں لگے پنکھے سے زخمی ہونے والے ماہی گیروں کو فوری طبی اقدامات کرنا نیز مستقل میں اس سلسلے جیٹی پر میں ایمرجنسی سینٹر اور ایمبولینس کی فراہمی کا منصوبہ زیر غور ہے۔

فراہمی آب:

ابراہیم حیدری میں گذشتہ 20 سال سے پانی نہیں تھا۔ ٹاؤن ناظم سے میٹنگ کر کے پہلے لائنیں بچھوانے کا کام کروایا گیا۔ بعد میں 10 مختلف محلوں میں پانی کی ٹینکیاں سائز 6X6 بنوائیں۔ ان ٹینکوں کی تعمیر کا 80% خرچہ حکومت نے 20% مکینوں نے برداشت کیا۔ ان پانی کی ٹینکوں میں ذخیرہ شدہ پانی عوام بالٹیوں، کینوں وغیرہ کے ذریعے بھر کے اپنے استعمال کے لئے گھر لے جاتے ہیں۔ اب بھی یہ ٹینکیاں فراہمی آب کا ذریعہ ہیں۔

فراہمی آب

تصاویر

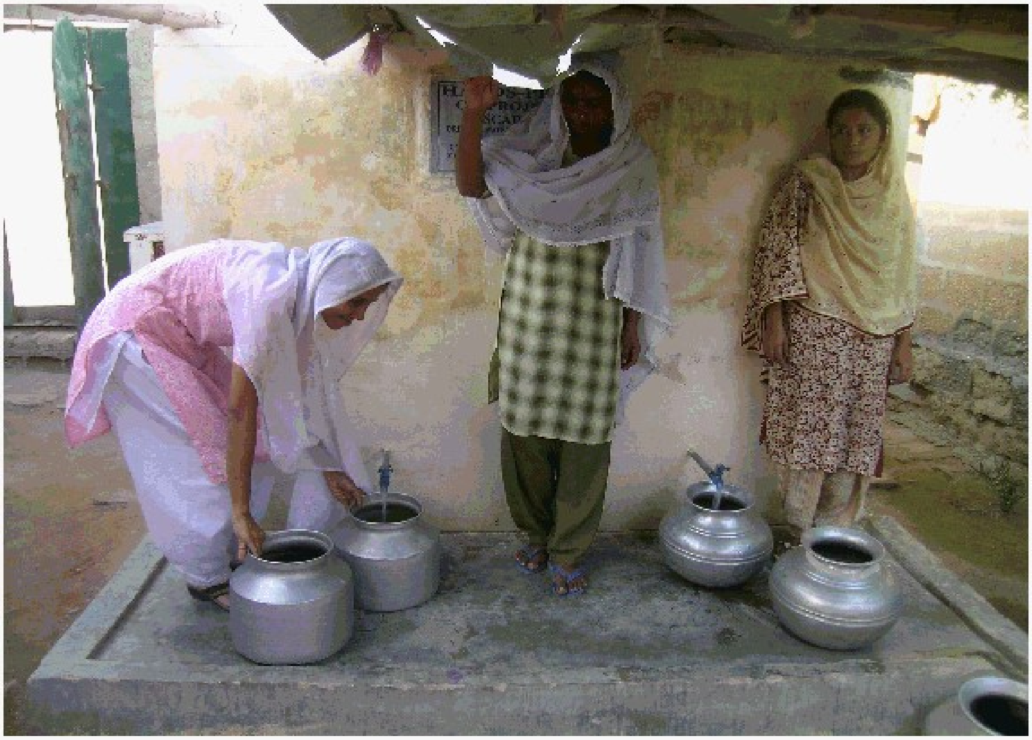

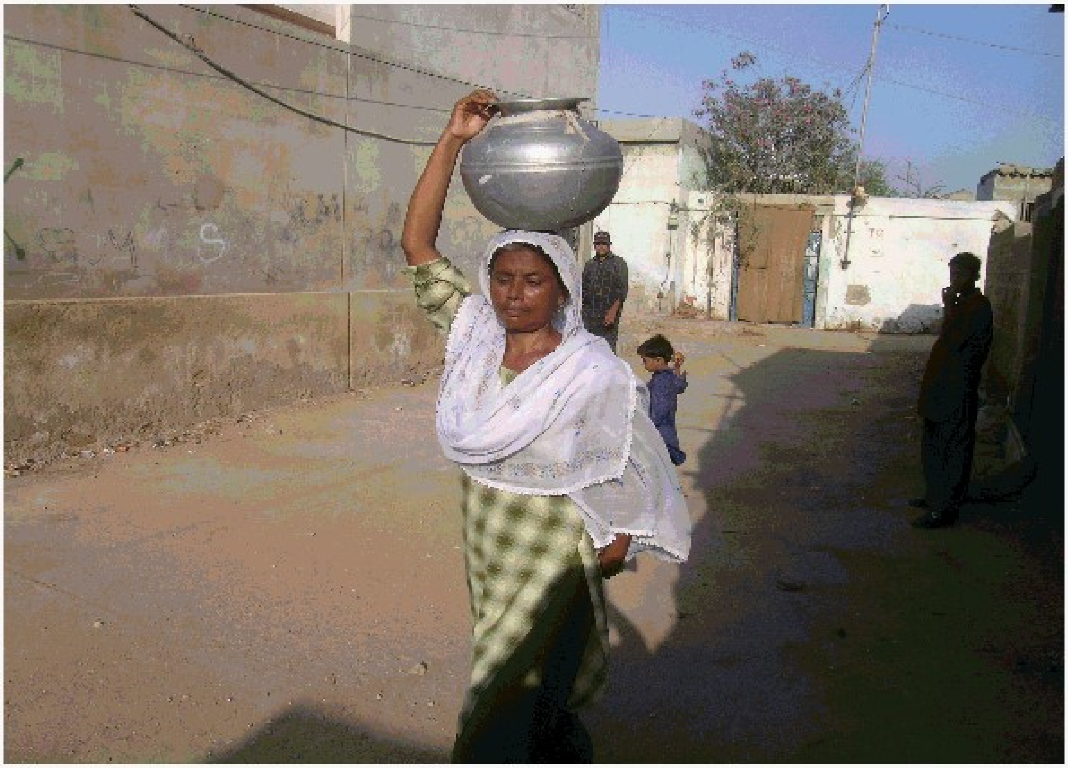

ماہی گیر مارکیٹنگ:

1993ء میں جھینگا 1200 روپیہ فی کلو تھا جبکہ ڈیزل -/64 فی لیٹر آجکل فی کلو 300 تا 350 جھینگا ہے مچھلی کا ریٹ بھی بالکل گرا ہوا ہے اور ڈیزل =/68 لیٹر ہے آجکل مچھلی کا ریٹ زیادہ سے زیادہ 70 تا 80 فی کلو ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم خود مارکیٹنگ اور ایکسپورٹ کریں جس سے ماہی گیر کمیونٹی کو براہ راست فائدہ ہوگا۔ درمیانی مڈل مین کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے ماہی گیروں میں خوشحالی آئے گی۔

محفوظ سمندری ماحول کے اقدامات:

کراچی کی سمندری حدود میں کیمیکل ملا زہریلا پانی سمندری پانی میں ہوتا ہے جس سے سمندری مخلوق کی افزائش اور حیات کو شدید خطرات لاحق ہیں آلودہ سمندری ماحول سے وبائی امراض پھیلنے کے خدشات رہتے ہیں ان مسائل سے نمٹنے کے لیے تنظیم ایک طرف ٹریٹ پلانٹ کی ایڈوکیسی رہی ہے۔

دوسری طرف سمندری مخلوق کی نسل کشی کے لیے خطرناک جال گجوحال، ڈنگری جال، چنبل گجو کے استعمال پر پابندی کی لابنگ کررہے ہیں۔ان جالوں کے استعمال سے سمندری مخلوق کے نومولود بچوں کا بھی خاتمہ ہوجاتا ہے۔

ٹرانسپورٹ:

ابراہیم حیدری میں ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام نہیں ہے۔واحد بس روٹ نمبر A-61 بند ہوگئی ہے ہماری کوشش ہے کہ رمضان کے بعد ابراہیم حیدری کے سماجی کارکنوں کی عیدملن پارٹی میں اس مسئلے پر بات کرکے مشترکہ کمیٹی بنائی جائے۔جبکہ رکشہ ٹیکسی والے ڈرائیورز ابراہیم حیدری کے اندر گلیوں میں نہیں جاتے۔جس سے خواتین اور بیماروں کو تکلیف ہوتی ہے۔اس رکوابارے میں بھی معاملات سلجھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

روزگار:

پڑھے لکھے بچوں اور بچیوں کے لیے مختلف اداروں میں روزگار کی فراہمی میں معاونت کرنا ہماری کاوشوں سے دو درجن سے افراد کو مختلف فیکٹریوں میں ملازمت فراہم ہوئی ہے۔

باؤنڈ ڈیلر:

مچھلی اور جھینگے کے بڑے بڑے بیوپائی چھوٹے ماہی گیروں کو قرض کے عوض شکار کردہ مچھلی۔جھینگے مارکیٹ کے ریٹ سے کم داموں پر خرید کر خود مہنگا بیچ کر زیادہ منافع حاصل کرتا ہے۔نیز ناخدا (ملاح) بھی بیوپاری سے ملا ہوتا ہے۔قطرو بل بھی نقصان دہ ہے۔جس میں ناخدا بیوپاری سے کمیشن حاصل کرتے ہیں۔اور یہ رقم بھی ماہی گیر کے مال سے کٹوتی کی جاتی ہے۔یعنی اس کو ادائیگی کم کی جاتی ہے۔